THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, June 10, 2011
(71st Session)
Volume IV No. 06
(Nos. 1-16)

CONTENTS

		Pages
1	Recitation from the Holy Quran…………………….	1
2	Leave of Absence…………………………………...	2
3	Condonation of delay and presentation of report…...	3-9
4	Further discussion on the Finance Bill, 2011,2012…	10-19
5	Point of order: Appointment of the Leader of the Opposition…………………………………………...	20-25
6	Security grievances of the journalists……………....	26-36

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume: IV No. 06 **SP. IV(06)/2011** 130

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, June 10, 2011

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
لَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ
جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾

ترجمہ: اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا اور خدا اس پر غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لیے اس نے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(سورۃ النساء آیت 93)

اور جس جاندار کا مارنا خدا نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی بفتوی شریعت)، اور جو شخص ظلم سے قتل کیا جائے ہم نے اس کے وارث کو اختیار دیا ہے (کہ ظالم قاتل سے بدلہ لے) تو اس کو چاہیے کہ قتل (کے قصاص) میں زیادتی نہ کرے۔ کہ وہ منصور و فتح یاب ہو۔

(سورۃ المائدہ آیت 32)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Leave applications.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جناب محمد کاظم خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۰ جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب وسیم سجاد صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ سات اور آٹھ جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظورر کی گئی)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ تین جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب ایس ایم ظفر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۹ اور دس جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سیدہ صغریٰ امام صاحبہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ سات جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: حاجی خدا بخش راجڑ وزیر برائے انسداد منشیات نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض مصروفیات کے باعث آج مورخہ دس جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Col. Mashhadi, please move item No.2.

Condonation of Delay and Presentation of Report.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you, Mr. Chairman. I, the Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges, move that under sub-Rule (1) of Rule 171 of the Rules of procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the Privilege Motions moved by Senators Wasim Sajjad, Mohammad Ishaq Dar, Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan, Afrasiab Khattak and Mrs. Nilofar Bakhtiar on the inclusion of their names in the reported list of members of Parliament whose degrees were found suspected by the Election Commission, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved that under sub-Rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the Privilege Motions moved by Senators Wasim Sajjad, Mohammad Ishaq Dar, Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan, Afrasiab Khattak and Mrs. Nilofar Bakhtiar on the inclusion of their names in the reported list of members of Parliament whose degrees were found suspected by the Election Commission, be condoned till today.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: Please move item No.3.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I, the Chairman of the Committee on Rules of Procedure and Privileges, present the report of the Committee on the Privilege Motions moved by Senators Wasim Sajjad, Muhammad Ishaq Dar, Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan, Afrasiab Khattak and Mrs. Nilofar Bakhtiar on the inclusion of their names in the reported list of

members of Parliament whose degrees were found suspected by the Election Commission.

Mr. Chairman: Report stands presented.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, there is just a small matter of procedure.

Mr. Chairman: Yes, please.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yesterday, I had raised a very important point of order and you were very kind because you are a kind man and you also felt the same and you gave a patient hearing not only to me, to all the other members but we, the members distracted your attention with other petty matters rather than giving ruling on that Privilege Motion. Sir, you did not order the Interior Minister or otherwise you may desire to appear before this House as we have requested to give us a complete statement on the gruesome murder of that poor innocent boy in Karachi, yesterday.

Mr. Chairman: Yes, Mian *Sahib*. Then I will give the ruling on this.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, if I recall correctly, yesterday when this issue was raised,

اور وزیر داخلہ کے لیے کہا گیا تھا تو آپ نے اس وقت کہا تھا کہ آج وزیر داخلہ ایوان میں آئیں گے۔

Mr. Chairman: Actually, I did not say so. But I wanted to but

اتنے اور مسائل آگئے، جیسے ابھی مشہدی صاحب نے point out کیا کہ یہ چیز رہ گئی تھی،

I would like to get them. Interior Minister must come and apprise the House on Monday.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, today during the course of the day

اگر آپ وزیر داخلہ کو بلوالیں اور اگر آپ direction دیں تو وہ آجائیں گے۔

Mr. Chairman: Bokhari S*ahib*, if he is in Islamabad, please tell him to come and apprise the House.

سینیٹر میاں رضا ربانی: کیونکہ جناب والا! یہ جو مسئلہ ہے، یہ ایک نہایت ہی سنگین مسئلہ ہے اور اس میں جس طرح اس نہتے بچے کو رینجرز نے مارا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ آئین کی اور آئین کے اندر دیئے ہوئے جو fundamental rights ہیں، کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی گئی ہے،

particularly, I would like to draw your attention to Article 9 of the Constitution which says that no person shall be deprived of life or liberty, save in accordance with law. Then, I would like to draw your attention to Article 10 of the Constitution which lays down the method of detaining a person, if he is even the most wanted criminal, the methodology is laid down. And then, I would like to draw your attention to the new Article in the fundamental rights

جو ابھی اٹھارھویں ترمیم کے ذریعے سے add ہوا ہے، Article 10 (a) جس میں یہ بات کہی گئی ہے کہ

Shall be entitled to a fair trial and the due process of law

اور اس کے ساتھ ساتھ Article 14 کی بھی خلاف ورزی جو ہے کہ

Dignity of man and subject to law the privacy of home shall be inviolable

میں سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے اس بچے کو مارا گیا ہے یہ ایک نہایت ہی خطرناک trend set کیا جا رہا ہے اور جیسے میں نے کل بھی کہا تھا، اس کی ابتدا unfortunately بلوچستان سے ہوئی۔ بلوچستان کے مسئلے پر یہاں ہم یہ بات کرتے رہے لیکن اس پر کوئی کان نہیں دھرا گیا اور آج یہ بات بلوچستان سے اٹھ کر صوبہ سندھ تک چلی گئی ہے۔ ہم اپنی سوسائٹی کو کس طریقے سے brutalize کر رہے ہیں، یہ بات آپ کے سامنے ہے اور مجھے یہ نہات افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور آپ کے توسط سے میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جو کام حکومت کو کرنا چاہیے تھا، اس کے بعد وہ کام حکومت نے نہیں کیا لیکن غالباً جو suo motu notice سپریم کورٹ نے لیا وہاں پر شاید وہ کام ہو جائے گا لیکن جو کام اس حکومت کو کرنا

چاہیے تھا وہ انہوں نے نہیں کیا and I must say کہ جو Interior Minister کی statement آئی ہے وہ uncalled for statement ہے۔ وہ اگر ڈکیت تھا، میں کہتا ہوں pardon the language ڈکیتوں کا سرغنہ بھی تھا لیکن اس طرح اس کو دن دھاڑے مارنا، یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ ڈکیت کو بھی arrest کرتے، وہ نہتا تھا، چھ لوگ اس کے گرد گھیرا ڈال کر کھڑے ہوئے تھے they could have easily arrested him. There was no need to open fire and kill him. میں آپ کے توسط سے میں قائد ایوان کو یہ گزارش کروں گا کہ وزیر داخلہ سے کہیں کہ وہ بے چارہ کیمرہ مین جس نے وہ footage تیار کی ہے he is also now getting threatening calls. اس کی protection کا بھی کوئی کام کیا جائے۔

جناب چیئرمین: رئیسانی صاحب۔

سینیٹر نوابزادہ میر حاجی لشکری رئیسانی: شکریہ، جناب چیئرمین۔میاں رضا ربانی صاحب اور طاہر مشہدی صاحب نے اسی issue پر بات کی ہے، میں ایک اور نیا issue جس میں دو یا تین لوگوں کی جان کو پھر intelligence agencies and FC سے خطرہ ہے، وہ میں اس ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے اس واقعے کی رپورٹنگ 'آواز چینل' کے توسط سے ہوئی اور اس وقت 'آواز چینل' کی ایک ٹیم، ایک کیمرہ مین اور ایک اینکر، اینکر کا نام زاہد کھوکھر ہے وہ شوٹنگ کے سلسلے میں وہاں موجود تھے اور انہوں نے سب رپورٹ کیا۔ آج سے جب یہ سب ڈرامہ on air ہوا ہے اور جس کی وجہ سے کم از کم میں تو اپنے آپ کو ایک شرمندہ شخص سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں ہم کھڑے ہیں اور ہمارے ہوتے ہوئے اور اس پارلیمنٹ کے ہوتے ہوئے اس قسم کے واقعات پیش آرہے ہیں تو 'آواز چینل' کے فوٹوگرافر اور اس کے اینکر کو intelligence agencies and FC کی طرف سے قتل کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ اسی طرح دو اور لوگ یعنی سلیم شہزاد ہو یا اور لوگ ہیں جو ایجنسیوں یا سیکیورٹی فورسز کے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں یا انہیں torture کیا جا رہا ہے۔ ان دو اشخاص کا بھی خیال رکھا جائے۔ ہمارے وزیر داخلہ رحمٰن ملک کو بلایا جائے تاکہ اس ایوان کو یہاں بتائیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور لوگوں کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے۔ خروٹ آباد میں ایف سی والوں نے جو لوگ قتل کیے، کراچی میں قتل ہو رہے ہیں، سیالکوٹ کے واقعے کا خوفناک منظر ہے ابھی تک ہمارے ذہنوں میں

اور اس کے بعد اس قسم کے واقعات پیش آرہے ہیں تو میری درخواست ہے کہ وزیر داخلہ صاحب کو بلائیں تا کہ وہ ایوان کو یہاں بتائیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: سیمیں صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: جناب والا! میں آپ کی توجہ ایک واقعے کی طرف دلانا چاہتی ہوں جو ایک daily newspaper میں شائع ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: کراچی والے واقعے کے سلسلے میں تو نہیں ہے۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: نہیں، اس سلسلے میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: بخاری صاحب! دیکھیے اگر وزیر داخلہ صاحب ہیں، تو انہیں آج بلا لیجیے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری (قائد ایوان): شکریہ جناب چیئرمین! جن issues پر اور particularly Karachi کے issue پر جو معزز اراکین نے بات کی ہے، بڑا دل خراش واقعہ ہے جو visuals بھی دیکھے گئے اور جیسا میاں صاحب نے کہا کہ جو Constitutional rights ہیں ان کو بڑا blatantly violate کیا گیا ہے۔ رئیسانی صاحب نے بھی کہا کہ 'آواز چینل' کے زاہد کھوکھر صاحب اور جو فوٹو گرافر جنہوں نے clippings manage کی ہیں، ان کی security کے حوالے سے سندھ گورنمنٹ کو certainly, I will convey it right today and ask the Chief Secretary that protection and security should be provided to this anchor and to the photographer. Secondly, I will ask the Interior Minister, if he is in Islamabad, certainly, he will come to the House. Thank you.

Mr. Chairman: Please let us know whether he is coming today or not. If he is not in Islamabad then, on Monday, he must be here.

ٹھیک ہے۔ جی سیمیں صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: جناب والا! جیسا کہ میں عرض کر رہی تھی کہ vehicle transfer scheme کے تحت وفاقی افسران زیر استعمال گاڑیوں کے مالک بن جائیں گے۔ میں

سمجھتی ہوں کہ یہ بہت زیادتی کی بات ہے اور بیوروکریسی ہمیشہ اپنا فائدہ اٹھانا چاہتی ہے - اس میں یہ ہوگا کہ یہ گاڑیاں ان کو book value پر دی جائیں گی جو کہ بہت قیمت ہوگی اور پھر ان سے وصولی اقساط میں کی جائے گی- ان سے ڈرائیور واپس لیا جائے گا اور maintenance کی مد میں انہیں تیس سے چالیس ہزار روپے دیے جائیں گے اور ڈرائیورز واپس surplus pool میں بھیج دیے جائیں گے- یہ جو غریب ڈرائیورز ہیں ان کا کوئی مستقبل نہیں ہوگا- وقار مسعود صاحب نے کہیں پر یہ بات کی ہے اور یہ اخبارات میں شائع ہوئی ہے- یہ تو موجودہ بیوروکریٹ جو اس وقت موجود ہیں نئی نئی گاڑیاں ان کے پاس ہیں، یہ اس چیز سے فائدہ اٹھائیں گے اور ان گاڑیوں کی مارکیٹ value زیادہ ہے، وہ زیادہ قیمت پر بیچ دیں گے-

جناب چیئرمین: آپ کیا چاہتی ہیں؟

سینیٹر سیمیں صدیقی: جناب والا! یہ نہیں ہونا چاہیے- ان کے بعد آنے والے جو بیوروکریٹس ہیں یا جو سرکاری افسران ہیں، اس کو کابینہ سے منظور کرایا گیا ہے اور ان کو یکم جولائی سے ساری مراعات ملیں گی- ایک تو ڈرائیورز کا مستقبل ہے وہ surplus pool میں جائیں گے، یہ کہتے ہیں کہ ہماری maintenance بچ جائے گی--

جناب چیئرمین: میں یہ point of order پر تو decide نہیں کرسکوں گا-

سینیٹر سیمیں صدیقی: جناب والا! ان کی contention یہ ہے کہ گاڑیوں کو ٹھیک وغیرہ کروانے کے لیے جو خرچہ آتا ہے وہ بچ جائے گا- جناب والا! یہ غلط ہے، یہ نہیں بچے گا بلکہ آپ ان کو تیس سے پچاس ہزار روپے گاڑی کی maintenance دے رہے ہیں- پھر ڈرائیورز کو آپ نے الگ تنخواہیں دینی ہیں، ان کو نکال نہیں رہے اور نہ ان کو نکال سکتے، ان کو کہیں نہ کہیں adjust کریں گے تو یہ کوئی بچت نہیں ہے، یہ صرف بیوروکریسی کی ہیرا پھیری ہے، مفاد اٹھانے کے لیے، نئی نئی گاڑیاں لینے کے لیے - جناب اس چیز کو روکا جانا چاہیے کیونکہ یہ افسران جو retirement سے پہلے بیٹھے ہوئے ہیں، یہ گاڑیاں لے لیں گے لیکن یہ غلط precedent قائم ہو جائے گی اور آنے والے نئے بیوروکریٹس کی حق تلفی ہوگی، ایسا تو نہیں ہوگا کہ ہر دفعہ اسی طرح آپ گاڑیاں افسران کو transfer کر دیں گے-

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، آپ کا موقف آگیا۔ میرا خیال ہے کہ اب بجٹ پر تقاریر شروع کر دیتے ہیں۔ عبدالغفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! کل بھی ہم نے گزارش کی تھی کہ کراچی کا جو افسوسناک واقعہ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: اس پر ہم نے وزیر داخلہ کو بلالیا ہے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: میری گزارش تو آپ سن لیں۔ کراچی کے واقعے پر اب تک کوئی تسلی بخش اقدام نہیں کیا گیا اور صرف یہ نہیں کہ جو رینجرز کے لوگ تھے اور وہی تھے۔ میں نے جو تصویر دیکھی، سول وردی میں ملبوس ایک شخص تھا اور اس نے اس کو بالوں سے پکڑا ہوا تھا۔ اس نے دھکا دے کر رینجرز کی طرف اس لڑکے کو دھکیل دیا اور پھر وہ اپنی جان کی بھیک مانگتے ہوئے ہاتھ جوڑ رہا تھا، یہ سارا جو منظر ہے آپ نے دیکھا ہوگا، میں نے کل بھی کہا کہ جب میں نے ٹی وی کھولا تو اس تصویر کو دیکھ نہیں سکا۔ بلوچستان کا رونا ہم یہاں روتے رہے، بلوچستان پیکیج بھی گیا، بلوچستان کی اشک شوئی کے لیے ہاتھ بھی جوڑے گئے لیکن روز مرہ کا معمول بن گیا ہے، تین، چار، پانچ، چھ لاشیں اور وہ بھی مسخ شدہ لاشیں، ان کے چہروں پر وہ تیزاب چھڑکتے ہیں اور گلی سڑی لاشیں پھینک دیتے ہیں تو ہم ملک کو کہاں لے جارہے ہیں؟ تو اس حوالے سے کم از کم ایف سی کو اتنا شتر بے مہار نہیں چھوڑنا چاہیے۔ کہیں امن کی ضرورت ہے تو وہاں امن کے بجائے اس طرح کے فسادات ہو رہے ہیں کہ بے گناہ اور معصوم لوگ مارے جا رہے ہیں۔اب پوری قوم ہم سے پوچھتی ہے کہ پارلیمنٹ کیا کر رہی ہے؟ حکومت کیا کر رہی ہے؟ آپ نے دیکھا کہ حکومتی بینچوں پر بیٹھے ہوئے خود وزیر اعظم اور حکومتی ارکان نے اس واقعے کی مذمت کی ہے لیکن ان افراد کو کیفر کردار تک پہنچانا بہرحال حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے۔ وزیر داخلہ اتنا غیر ذمہ دار ہے کہ کل اس کا کوئی response نہیں ملا۔

Mr. Chairman: Let the Interior Minister come for his statement.

اب مشہدی صاحب! آپ پہلے تقریر کریں گے یا سومرو صاحب کریں گے؟ سومرو صاحب! اگر آپ کی اجازت ہو تو مشہدی صاحب پہلے تقریر کرلیں؟

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ اس کے بعد آپ کر لیجیے گا۔

Further Discussion on Finance Bill 2011-2012

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much Mr. Chairman. The great misfortune in our country is that 98% of the masses are held hostage by 2% ruling elite. The feudals, generals, senior bureaucrats, business tycoons along with the land and money barons which constitute this dreaded 2% known as the ruling elite have held the poor, meek, humble, oppressed and suppressed 98% of our populace hostage since the creation of Pakistan.

All budgets in the past have therefore, represented this privileged 2%, in spite of the great democratic party being in power. A truly democratic coalition dispensation in place, the heirs of two Pakistan's greatest populist leaders *Shaheed* Zulfiqar Ali Bhutto and the late *Mohterma* Banazir Bhutto *sahiba shaeed* have once again failed to provide a budget that offers any substantial relief to the poor. It seems that the Government found it impossible to break the stranglehold of the powerful ruling elite, the bureaucrats and the big and powerful landlords, *Jagirdars* and *waderas*.

Budgets are supposed to give the economic strategy, policy and vision of the Government whereas the strategic design of the presented budget seems to be maintaining the convenient status quo.

According to the Economic Survey for 2010 and 2011 last year's budget missed all its prime targets. There was a budget deficit of 5.9% instead of the 4%. Foreign investment went down by 29%. Debt spiraled by 13.1%. GDP growth was only 2.4% while 4.5% was planned. Agricultural growth went down by 1.2% against

the target of 3.8% and the national saving rate decreased by 13.8% of the GDP against 15.4% last year.

Mr. Chairman, last year's performance has been painful for the people as price inflation soared upto 14.% against 9% target, power and gas bills swelled manifold, real income shrank and healthcare and educational sectors were almost completely ignored. Manufacturing sector and the industrial input dropped because of the energy shortages, security concerns, expensive credit, flight of capital and drying up of foreign investment. We were left with an unemployment rate of 5.8%. All these figures show that the country is clearly in recession.

Mr. Chairman, such a situation demands focus on critical and sustainable reforms in the taxation and power sectors. The key problems identified in the economy survey included persistent and ever rising inflation, persistent and low revenue collection leading to high fiscal deficit which continues to add to the overall debt and dramatic fall in the general investment rate.

Mr. Chairman, these are core issues which affect our economy and require a forthright attack. However, the budget has failed to deal with any of them in any substantial rate. Blaming, floods, the continued war on terror or global economic slow down is not the answer, nor does it solve any of our problems.

Mr. Chairman, in a balanced budget, the political stability and economic stability have to be integrated. In this budget, reliefs for the poor segments and growth have been sacrificed in the name of stabilization.

Mr. Chairman, this was a time for a reform oriented budget. This is a time of restlessness. It is a time of hardship, misery, privatization and concern for large segments of the poor people of Pakistan, the long suffering and the neglected masses of Pakistan.

This Mr. Chairman is a summer of grave discontent. This is going to be a year of suffering and hardship. In an attempt to stabilize the economy, the government has chosen to face public outcry by cutting subsidizes on essential food items and electricity from 395 billion to 166.444 billion; in other words, by over 50% and also by curtailing funds for development.

The Finance Minister has pointed out the thorny issues like cutting fiscal deficit but given no substantial details or suggestions as to how he is going to achieve this. He is silent on many crucial things which are needed to prop up our economy. The planned growth rate of 4% seems impossible to achieve and the plan to contain the deficit looks ambitious to say the least. Payment of debt liabilities is a matter of grave concern also.

The real problem we have is that of taxation and revenue. The truth is that this year the development expenditure which has been cut throughout the year and probably will be one third of what was announced i.e., 1.5 of the GDP. We can because of the strain on our resources expect the same next year and rising trend in unemployment and poverty are unlikely to be reversed especially since international food prices and oil prices remain unstable.

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب! کورم نہیں ہے۔ گنتی کرا لیجیے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے counting کرا لیں جی۔

Mr. Chairman: Mashhadi *Sahib*, Bugti has pointed out the quorum, therefore, please wait. Let the bells be rung.

(کورم کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: میں rules کے مطابق پندرہ منٹ کے لیے suspend کر دوں۔ آج جمعہ بھی ہے، اس لیے adjourn کر دوں؟ House کا sense کیا ہے؟

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! آپ نے فرمایا تھا کہ Interior Minister کو بلایا جائے، I have got message that he is coming to the House in 15 to 20 minutes. آپ اگر چاہتے ہیں کہ Interior Minister آئیں---

Mr. Chairman: He is not here?

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین ایوان میں واپس آ گئے)

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! مجھے message آیا ہے کہ he will be in the House in 15 to 20 minutes.

جناب چیئرمین: وہ آجائیں گے تو پھر ان کو آج سن لیں لیکن اگر in detail سننا ہے تو میرا خیال ہے کہ Monday کو رکھ لیتے ہیں، آج جمعہ ہے۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, now we are in quorum.

Mr. Chairman: Quorum is complete. Mashhadi *Sahib*, would you like to continue?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir. Before the quorum was pointed out I mentioned a few things. The government has to be commended for taking some good decisions to provide stimulus to our economy. Several fiscal and tax incentives have been proposed. Growth of 28% in the first 10 months is a good sign. The remittances have crossed the double digits, marked at 11.2 billion dollars and this is the most encouraging. We are told that these remittances have crossed one billion dollars per month mark for the last three months and that is indeed very encouraging and it is a good sign. The accumulated resources, we are looking at, are 17.3 billion, this augurs well for our economy. It is hoped that the induction of 400 billion rupees into our rural economy will pay dividends. The public sector investment in the social and economic infrastructure under the

prevailing conditions is adequate. 98% allocation of the development plan for ongoing schemes is good. Allocation of 33.2 billion rupees for water sector projects and allocation of 32.5 billion rupees for power generation are steps in the right direction. Let us hope, it is not too little or too late. 28 billion rupees have been earmarked for FATA, Gilgat, Balochistan and Azad Kashmir and this I feel is a little less but the 33 billions earmarked for the Peoples Works Program sounds reasonable. The good news is that the long overdue and badly needed Karachi and Lahore Mass Transit projects will be started this year. The relief provided to the government servants and pensioners was very necessary and is of course welcomed. Based on uncertain source of external flow and internal revenue collection, the government has taken a huge double gamble by presenting a 2.76 trillion rupees budget without knowing whether the resources pledged by foreign donors will be forthcoming or whether the Federal Board of Revenue will deliver the expected collection of revenues as they have planned because all this has been done without taking the major incentives to substantially expand the tax base to bridge the rich, poor gap or provide visible relief to the poor.

Mr. Chairman, last year speaking on the budget I had remarked and I quote, "If we have desperate hopes, impossible targets and possible fiascos on our hands", unfortunately, my forecast turned out true. About this budget all I have to say is that it looks as if we have a budget of even more desperate hopes, even more impossible targets and almost certain fiascos on our hands, I can only hope that I am wrong. In a scenario dotted with the economics slow down, deteriorating law and order situation and unabated inflation, the Government has launched the deficit budget

of Rs.975 billion. The NEC approved a development plan of Rs.730 billion and the PSDP of Rs.300 billion.

Last year the Development Plan was reduced from Rs.720 billion to Rs.466 billion, let's hope that this is not repeated again this year. The budget shows some austerity measures such as expenditure cuts of Rs.20 billion by banning fresh recruitment and reducing the petrol allowance of our senior bureaucrats and pruning of expenditure through a Rs.100 billion cut in development expenditures. A lot more of our lavish spending needs to be cut, expenditure must be brought nearer to our revenues. The budget of the President House has been increased by 12.88%, total expenditure of last year was Rs.462.81 million, this year they have been given 482.63 million. The Prime Minister's House budget has been increased from Rs.1.18 billion last year to Rs.1.37 billion this year, this hardly shows the Government's resolve or seriousness about cutting expenditure.

The whole of Pakistan has been hard eked by WAPDA especially Karachi by KESC. The electricity sector has caused great discomfort, misery and suffering to the people and to our economy. Cut in subsidies from power sector and the basic food items needs to be reviewed as this adds the burden to the common man and hits the poorer and less advantaged segments of our population.

The 8 DISCOS, the National Transmission and Dispatch Company Pakistan, Steel Mills, Railways, PIA, PASSCO and TCP are white elephants which are a great burden on our resources and yet nothing substantial has been done to save billions which are annually wasted away on these enterprises.

The law and order situation in our country leaves much to be desired, emphasis must be laid to improve the capacity of the law enforcing agencies, to meet the new threats, they must be

better paid, better trained and better equipped especially in anti terrorism operations while the country struggles with specter of militancy. It is surprising that this year the Government has slashed the expenditures of the civil armed forces by Rs.2.54 billion. Allocation of 33 billion for the Peoples Works Programme augers well as it provides sizeable opportunities....

(اس موقع پر صحافی نے Press Gallery سے walk out کر گئے)

جناب چیئرمین: مشہدی صاحب! ایک منٹ۔ بخاری صاحب! walk out ہوا ہے، دیکھیں، کون جائے گا، بابر صاحب جائیں یا آپ لوگ جو بھی مناسب سمجھتے ہیں۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Someone should go and get our brothers from press back whatever their grievances are, we all support them and we will continue to support them, they must be heard.

جناب چیئرمین: جہانگیر بدر صاحب! ذرا پتا کریں کہ ہمارے ساتھی، بھائیوں کی ناراضگی کی کیا وجہ ہے؟ ڈار صاحب! سب کا ہونا ضروری ہے، نہیں، نہیں آپ لوگوں کا ہونا بھی ضروری ہے اوران کا ہونا بھی ضروری ہے، سب بیٹھیں اور افہام و تفہیم سے کام ہو، بڑا ضروری ہے۔ جی مشہدی صاحب! آپ please continue کریں۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, the allocation of Rs.33 billion for the People's Works Programme augers well as it just provides sizeable employment opportunities and increases the income of the less privileged. However, hope for capital markets have faded away as the incentives announced for the markets are totally insignificant.

Mr. Chairman, we live in an age of electronic marvel, independent T.V. networks and very dedicated, brave and alert media persons, this coupled with easy and cheap communications have resulted in a more enlightened and well informed public than

ever before. You cannot hide anything from them. The era of cover ups and spin doctrine is over, let alone all the people, you can't fool any of the people any of the time any more.

The menace of ever-rising prices cannot be curbed by edicts alone. Prices are controlled by one of economics' basic principles, supply and demand. If supply falls below demand, the prices will rise, if supply is equal to demand, prices will remain stable. It is, therefore, obvious that the emphasis must be on ensuring the supply of consumer items to the market.

Mr. Chairman, corruption is eating away at the very vitals of our society, institutionalized corruption is order of the day. Real steps have to be taken to save the country from this curse. The corrupt along with hoarders, smugglers and blackmarketeers must be taken to task. None of these people can function and flourish without support and connivance of the law enforcing agencies and political support of the influential.

Let the people of Pakistan see that for the first time we have a government that holds the honour, dignity and interest of the Pakistan foremost and will not tolerate anti-social, anti-state or anti-people whosoever they may be.

I urge the Government to become proactive to punish the guilty, the culprits must be brought to book and should be given exemplary punishment. No one whatever his status, wealth or political clout must be permitted to play with the economy of Pakistan or the well being of its people. Action now will go a long way in regaining the lost credibility of the Government and at the same time bringing down the prices of consumers items.

The honourable Minister in his speech said, I quote "we believe in equitable taxing, all sectors of the economy and all persons drawing income beyond the exemption limit should be

brought into the tax net". May I ask why the *jagirdars, waderas* and big land lords have not been brought into the tax net?

Agriculture has not been taxed as expected. The influential agriculture lobbies in the ruling elite have once again succeeded in forcing the Government to exempt the politically sensitive sector from taxes, losing the Government such huge revenues as it would enable Pakistan to bury the begging bowl for ever. The rich and the mighty *jagirdars*, *waderas* and big land lords along with thousands of neo rich, smugglers, blackmarketeers, hoarders, the blue eyed camp followers of the ruling elite. The corrupt bureaucrats and others who live lives of luxury and do not pay a single penny as income tax need to be brought into the tax net.

There are not only 3 million such people as the honourable Minister has said, there are at least 10 million who need to be identified. Tax evasion is just one core problem. The sales tax is major source of corruption and loss of Government revenues. Although some measures have been adopted to check the corruption of under invoicing and undervaluation, more needs to be done. The Federal Board of Revenue needs to be completely reformed with structural changes in our tax system, only then can we hope to get on to the road to prosperity. Our tax to GDP ratio is one of the lowest in the world at 9.3%, it must go up 15% at least in the next three years.

The basic problem with Pakistan's economy has been that the trickle down effect has not reached the masses. There are always impressive figures given in the budget documents. I must emphasize people do not eat figures, figures and promises do not fill empty stomachs.

Mr. Chairman, the curse of ever rising prices of day to day foodstuffs, transportation and energy charges is a matter of gravest

concern. The inflation and high prices have broken the spirit of our great people. The rapid rise of these items especially during the period of the present dispensation has brought about unbearable misery and discomfort to the people. No step or action has been taken to bring the foodstuffs to the market or to control the prices. It is becoming more and more impossible for the middle class and the poor to make both ends meet, to feed their children or to keep body and soul together.

The announced increase in pay and allowances will just balance the inflation. The government must create job opportunities. Employment is the best relief that a government could possibly provide to the people. Let the jobs be given on merit. The security situation has grave consequences for our economy and the safety and welfare of our people. It affects our perceptions, affects our business, affects our investments, our growth, economy, our way of living, our security and the well being of our people.

War on Terror must be fought to the logical conclusion. It is a war for Pakistan. The government and its armed forces need full support of the nation. The Pakistan armed forces especially the Pak Army by its courage, professionalism, devotion, dedication to duty and sacrifices, deserves the ever lasting gratitude and respect of the country. It has alongwith the other law enforcing agencies, sacrificed 5000 of its bravest by embracing *Shahadat*.

Finally Mr. Chairman, Balochistan issue must be solved without delay. The people of Balochistan have been given their resources to an extent but the missing persons issue needs immediate attention and all the grievances need to be addressed now. Action must replace rhetoric. The Baloch people and the leaders must be taken into confidence and the issues be solved by mutual consultation through dialogue.

Mr. Chairman, the *Mutahida Quomi Movement* met the honourable Minister many times, we met all the stakeholders, we met all the government officials and we have given 42 suggestions. I will neither read them out, nor will I mention them due to lack of time but I would like them to be placed with my speech on the thing.

Finally sir, the people of Pakistan are of a great resolve, they are people of great resilience, the people of Pakistan are, can suffer the most and yet remain loyal to this great land of us. All they need is direction, vision and right leadership and we can have that leadership and with that leadership the people can rise and we can see a better tomorrow for our children and for ourselves. Only if we go on the right direction, tighten our belts, to stop reliance on foreign aid and then we try to live within our resources because the people of Pakistan have the wit and the will, the faith and the persistence to want to live a better life. Thank you Mr. Chairman.

Point of Order

Appointment of the Leader of the Opposition

جناب چیئرمین: شکریہ سینیٹر صاحب۔ ظفر الحق صاحب! آپ کا point of order ہے؟ جی .please

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! آپ کے چیمبر میں کل بھی Leader of the Opposition کے معاملے پر بات چیت ہوئی تھی اور اس کے بعد آپ نے اسحاق ڈار صاحب سے اور دوسری طرف سے communicate کیا تھا۔آج صبح ہماری میٹنگ ہوئی ہے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، ایک open سی بات ہے، آپ اخبارات کو دیکھ رہے ہیں، جو moves ہو رہی ہیں ان کو دیکھ رہے ہیں۔ اس issue کو دوسری جانب سے complicate اور لمبا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر آپ اپنے پہلے فیصلے کو واپس لینے کو تیار ہیں اور آپ اس فیصلے کو

suspend کرتے ہیں تو پھر ہم 15 تاریخ سے بحث کرنے کو تیار ہیں اور اگر آپ ایسا نہیں فرما سکتے تو پھر ہمارے لیے یہاں بیٹھنا یا بحث کرنا بیکار ہو گا۔

جناب چیئرمین: یعنی آپ بحث میں بالکل بھی حصہ نہیں لینا چاہتے۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جی نہیں۔

جناب چیئرمین: کسی تاریخ پر بھی؟

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: اگر آپ فیصلہ واپس لے لیتے ہیں تو۔۔۔

جناب چیئرمین: میں ذرا clarify کردوں۔ ایک فیصلہ ہوا ہے جس پر میں نے کہا ہے کہ we will rehear the matter, اس کے لیے 15,16,17 کی تاریخیں رکھی گئی تھیں، اس پر آپ نے تحفظات بتائے کہ ان تاریخوں کو نہیں ہونا چاہیے، جلدی ہونا چاہیے۔ کل dates پر کوئی consensus نہیں بن سکا، پھر میں نے ڈار صاحب سے بھی مشاورت کی۔ میرا یہ خیال تھا کہ Monday سے start کر لیا جائے، سواتی صاحب آئے تھے، انہوں نے کہا کہ منگل سے start کیا جائے۔ اب بات رہ گئی تھی کہ Monday سے ہو یا Tuesday سے ہو، یہاں تک تو کل فیصلہ ہو گیا تھا مگر finally کس دن سے شروع کرنا تھا یہ فیصلہ ابھی نہ آپ نے کیا تھا اور نہ انہوں نے کیا تھا۔ اب آپ آج کوئی نئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: نئی بات نہیں ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس کو اسی طرح لمبا کرنا ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں لمبا تو نہیں کر رہے۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: اس سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ فیصلہ پہلے اور بحث بعد میں۔

جناب چیئرمین: دیکھیں اب اس کو revisit کر رہے ہیں یا سب چیز کو open کیا گیا ہے۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: اگر سب چیز کو open کیا گیا ہے تو آپ اپنے پہلے فیصلے کو واپس لیں۔

جناب چیئرمین: اب rules دیکھنے پڑیں گے۔ جی سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: مجھے راجہ صاحب کی زبان سے یہ الفاظ سن کر بہت دکھ ہوا کہ وہ Chair کو instructions دے رہے ہیں کہ better you take your decision back, otherwise we are not going to be participating in the proceedings of the Session. میرا یہ خیال ہے کہ قانون کے ضابطے، اخلاق کے ضابطے اور روایات اس کے بالکل خلاف ہیں کہ Chair کو threaten کیا جائے، جو Chair سارے ہاؤس کے ممبران کے اعتماد کی ضامن ہے۔ میں نے پہلے کہا کہ "میں نہ مانوں"، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ Chair کوئی بھی فیصلہ کرے اور جب تک ان کے حق میں فیصلہ نہیں ہوگا، میرے خیال میں اس وقت تک proceeding سے، بجٹ سے، عوام کی مہنگائی سے، عوام کے مسائل سے اور اس پاکستان سے ان کی کوئی دلچسپی نہیں ہوگی۔ مجھے انتہائی ندامت کے ساتھ یہ الفاظ استعمال کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے، Chair پر اعتماد کیا جائے اور زبردستی digger ان کے سر پر رکھ کر نہ فیصلہ کیا جائے بلکہ اس کا احترام کیا جائے۔ کل مجھے Chair نے بلایا، میں نے Opposition Leader کی اجازت کے بغیر، اپنے ساتھیوں کو اعتماد میں لیے بغیر جناب اسحاق ڈار صاحب کو کہا کہ اگر "میں نہ مانوں" کی رٹ یہی ہے تو پھر میں اپنے دوستوں کو مجبور کروں گا کیونکہ مجھے budget proceeding کا زیادہ احساس ہے، اس کی زیادہ ضرورت ہے، یہ کوئی قرآن کا حرف نہیں ہے، ہم بجائے 15 کے 14 تاریخ پر لے آتے ہیں کیونکہ ہماری مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہو چکا ہے۔

(اس موقع پر صحافی حضرات پریس گیلری میں تشریف لے آئے)

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! صحافی حضرات واپس تشریف لائے ہیں، انہیں welcome کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی ضرور. welcome back.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اگر ہمیں بجٹ عزیز ہے، یہ ملک عزیز ہے، یہ ایوان عزیز ہے، اس کی عزت عزیز ہے تو پھر Chair پر یہ عدم عن لگانا کہ اگر یہ فیصلہ کریں گے تو ٹھیک ہے ہم ایسا کریں گے۔ میرے خیال میں اس پارلیمان کی روایت میں یہ کبھی نہیں رہا اور نہ ہم نے کبھی سنا ہے۔ راجہ صاحب جیسی قدآور شخصیت سے یہ الفاظ ادا ہوں جو کہ آج اس تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔ انہیں یہ الفاظ ادا کرنے سے پہلے اس ایوان کے تقدس کو قائم کرنے کے لیے، اس

ایوان کو چلانے لیے سوچنا چاہیے تھا کہ ہم صرف اپنی من مانی کریں اور Chair پر انگلی اٹھائیں۔ میرے خیال میں یہ غیر مناسب اور پارلیمانی روایات کے منافی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ انہوں نے یہ الفاظ کیسے ادا کیے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے شکریہ۔ جی راجہ صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! یہاں یہ کہا گیا ہے کہ اپوزیشن کے ماحول کو اور ہاؤس کے ماحول کو درست رکھنے کی بات ہو۔ یہ کوئی زیادہ ماضی کی بات نہیں ہے، میں کل کی بات کا حوالہ دیتا ہوں کہ کل جب ہم واک آوٹ کرکے باہر گئے اور آج وہ تقریر بھی رپورٹ ہوئی ہے جو مولانا عبدالغفور حیدری صاحب محترم نے کی تھی اس میں کیا وہ لفظ ہیں جو انہوں نے پیچھے رکھے، کیا وہ الزام ہیں جو انہوں نے پاکستان مسلم لیگ (ن) پر نہیں لگایا۔ اس وقت ان کو یاد نہیں آیا کہ ماحول کو درست رکھنا چاہیے، یہ معاملات ابھی چل رہے ہیں اور ان میں اس حد تک نہیں جانا چاہیے کہ پھر ہم ایک دوسرے کے سامنے منہ بھی نہ کرسکیں۔ نہ کسی نے ان کو یہاں ٹوکا کہ یہ تو proceedings کا ایک طریقہ کار ہے کہ اگر کوئی آدمی ایوان میں موجود نہیں ہے جو اس کا جواب دے سکے تو اس پر تنقید بھی نہیں کرنی چاہیے۔ نہ صرف یہ ایوان کی کارروائی کے بارے میں ہے بلکہ شرعاً اور اخلاقاً بھی یہ ناجائز بات ہے کہ کسی کی پیٹھ پیچھے بلاوجہ اس کی برائی کی جائے۔ تو اب آپ فرمارہے ہیں کہ یہ کیوں کیا گیا اور ایسا کہا گیا ہے تو بڑا افسوس ہوا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک ایسا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے جس میں آپ نے ایک فیصلہ فرمایا اور آپ اگر یہ کہتے ہیں کہ آپ اس کو revisit کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ اس پہلے فیصلے کو please suspend کردیجئیے۔

جناب چیئرمین: جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! سواتی صاحب کے لیے میرا بڑا احترام ہے لیکن یہ مناسب نہیں کہ وہ یہاں جو بات ہو اس کو misstate کریں اور میں یہ لفظ اس لیے استعمال کررہا ہوں کہ انہوں نے یہ الفاظ---، جو مجھ سے ذاتی ٹیلیفون پر بات کی وہاں ان کا بڑا بھائی بھی تھا، وہاں میں بڑا قابل قدر بھی تھا اور ابھی یہ الفاظ don't play to the gallery you never use the word کہ میں نہ مانوں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ایمانداری کے ساتھ اور اپنے آپ کو یہ سمجھ کر کہ ہم اللہ کو بھی جواب دہ ہیں سچائی کی بنیاد پر بات کرنی چاہیے۔

جب میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو میرے ساتھ جناب عغفار قریشی صاحب، جناب پرویز رشید صاحب اور جناب ہارون اختر صاحب تھے۔ آپ نے کہا کہ کل جمعہ ہے اور اس کو ہم Monday پر لے جاتے ہیں اور پھر Tuesday and Wednesday اس طرح کرلیتے ہیں تو میں نے آپ کو عرض کیا کہ جو آپ کہتے ہیں ٹھیک ہے۔ آپ نے مجھے یہاں تک کہا کہ آپ پہلے اپنا فیصلہ کرلیں اور پھر میں JUI کو اطلاع کروں گا تو میں نے کہا کہ جی بالکل آپ parallel treat کریں اور فوری ان کو بھی اطلاع کریں۔ میں نے آپ کو یہی عرض کیا تھا۔

جناب چیئرمین: جی بالکل۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں نے کہا کہ without giving you any commitment لیکن آپ ان کو بھی اطلاع کریں تاکہ یہ معاملہ حل ہو اس میں parity ہونی چاہیے اور میں نے کہا کہ پھر ہم بات کرلیں گے۔ مجھے جناب سواتی صاحب کا فون آیا انہوں نے کہا کہ پیر کی بجائے منگل کو رکھ لیں تو جو راجہ صاحب نے فرمایا وہ بھی وہی ہے۔ میں نہ مانوں والی بات جو ہے وہ تو actually ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی آٹھ جون کی ruling جو ہے that is not acceptable اور کل یہاں تقریریں ہوئیں کہ آپ نے یہاں مقدمہ نہیں سننا thereby meaning that you have no right to review your own judgment....? یہ بجٹ تک مجھے پتا ہے کہ لوگوں کی جو commitment ہے۔ آٹھ سال سے ہم یہاں کام کر رہے ہیں۔ National Interest کے نام پر کسی کو بلیک میل کرنے کی کوشش مت کریں، ہمیں بھی قومی مفاد اتنا عزیز ہے جتنا کسی اور کو ہے۔ بار بار یہ الفاظ استعمال کرنا we should not play to the gallery یہ کورم پورا نہیں کرسکتے، ان کی تو پہلے دن میٹنگ نہیں ہوئی۔ یہ ذمہ داری کا حق ہے کیا ہم نے وہاں proposals نہیں بھیجیں آپ اس کا ایمانداری سے فیصلہ کریں، بھائی ہم نے in writing دی ہیں یہ بات مت کریں کہ یہ قومی مفاد ہے، یہ بھی قومی مفاد ہے، یہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک ایسی گندی سیاست، تحصیل کونسل کے level کی آپ یہاں لے کر آگئے ہیں کہ tamper چیزیں ہوتی ہیں mala fide طریقے سے فیصلے ہوتے ہیں اور process کو سبوتاژ کیا جاتا ہے تو خدا کے لیے آپ اس طرح invite نہ کریں، راجہ صاحب قابل احترام ہیں وہ ہم سے بہت پہلے اس ایوان میں تھے تو میرا خیال ہے کہ ہم کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے، جذبات میں آنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی

gallery کے ساتھ play کرنے کی ضرورت ہے۔ میں نے یہاں کوئی بات repeat نہیں کرنی تھی کہ میں نے آپ سے کیا کہا، میں نے یہ بھی نہیں کہنا تھا کہ میں نے آپ سے request کی کہ ان کو parity دیں اور ان کو بھی فوری اطلاع کریں۔ میں نے کوئی بات نہیں کرنی تھی کہ جناب اعظم سواتی صاحب نے مجھے فون کیا تھا یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہم اگر اس کو abuse کریں، اس کو ہم استعمال کریں کہ آپ دوسری پارٹی کو force کریں کہ we should come out with the truth تو پھر میرا خیال ہے کہ یہ unending معاملہ ہوگا Sir your own ruling of 8th June میں ایک چھوٹا سا قانون کا طالبعلم ہوں سواتی صاحب تو مجھ سے بہت زیادہ علم رکھتے ہیں اس پر give the clear message اور اس کے against کل ہمارے ساتھیوں نے تقریریں کی ہیں کہ آپ کو کوئی حق نہیں ہے مقدمہ سننے کا، آپ فیصلہ دے چکے ہیں That means کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ میں نہ مانوں۔ یہ طے ہوجائے کہ کیا ہم نے آپ کی اس ruling کی قدر کرنی ہے، اس کا regard کرنا ہے تو پھر معاملہ بڑا simple ہے۔ آپ نے dates کی بات کی تھی اور وہ راجہ صاحب نے کہہ دیا کہ مجھے Tuesday بھی منظور ہے جو سواتی صاحب نے کل فرمایا۔ ان کا میں نے message دیا، آپ کا message دیا تو جناب پھر کون سا point of non cooperation ہے۔ میری گزارش ہے کہ یہ چھوڑیں کہ کس نے ہونا ہے یا نہیں ہونا یہ آئینی مسئلہ ہے اس کو اب حل ہونا ہوگا۔ یہ ہمارے لیے نہیں آنے والے وقتوں کے لیے ہے۔ بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: یہی بات میں نے اپنی ruling میں کی ہے۔ سواتی صاحب! ذرا ٹمپریچر کو ٹھیک رکھیں۔ جی۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: میرے لیے آج بھی اسحاق ڈار صاحب اور راجہ صاحب انتہائی قابل قدر ہیں۔ میں پھر repeat کر رہا ہوں لیکن جو بات راجہ صاحب نے کہی ہے وہ کل تک تھی ہی نہیں۔ راجہ صاحب نے جو کہا گیلری بھی یہاں پر موجود ہے، سارا ہاؤس موجود ہے وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ نے اپنا فیصلہ reverse کرنا ہے تو ہم اس بجٹ proceeding کا حصہ بنیں گے ورنہ نہیں بنیں گے۔ اب یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔ ہم ہر چیز ماننے کے لیے تیار ہیں لیکن ایک ruling ہوچکی اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ کیا condition پر بجٹ کا اجلاس چلانے کے لیے ان کی اس ہاؤس کو ضرورت ہے یا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی میں فیصلہ کرتا ہوں۔ جی مولانا گل نصیب صاحب۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! ہمیں اپنے ان ساتھیوں کا بے حد احترام ہے۔ الفاظ میں آگے پیچھے ہو جاتا ہے ہم بھی یہ محسوس کرتے ہیں کہ بعض باتیں جو ہیں وہ دونوں طرف سے ہمیں تلخی کی طرف لے جا رہی ہیں جو ہمارے ملک اور قوم کے لیے اور اس ہاؤس کے لیے کبھی مفید نہیں رہیں گی۔ لہٰذا آج کی راجہ صاحب کی یہ بات اگر آپ اس میں مزید کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں تو پہلے اس فیصلے کو واپس لینا ہے۔ میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہے اور جو پہلے سے طریقہ کار ہے اس کے مطابق چلیں، ایک دو دن کی بات ہے کہ ایک دن آگے اور پیچھے کوئی مسئلہ نہیں میرے خیال میں اس کو مزید نہیں الجھانا چاہیے اسی پر اتفاق ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ شیرانی صاحب میرا خیال ہے کافی چیزیں سامنے آچکی ہیں Let me decide then جی جہانگیر بدر صاحب۔

Security Grievances of the Journalists

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: شکریہ جناب چیئرمین۔ آج جب یہاں سے ممبران پریس نے واک آؤٹ کیا تو آپ نے میری ڈیوٹی لگائی تو میں بہت شکریہ ادا کرنا چاہا رہا ہوں محترم ممبران پریس کا کہ انہوں نے میری درخواست پر فوری طور پر واک آوٹ ختم کر دیا اور واپس آگئے اور جو ان کا point of view ہے میں یہاں پیش کروں گا بالعموم وہ point of view پیش کرنے کے بعد آئے اور میری بات پر اعتماد کیا میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ سے میری درخواست ہے کہ یہاں سے جو آج یہ واک آوٹ ہوا ہے۔ Parliament and the Press ان کے آپس میں بڑے گہرے رشتے ہیں اس ملک کی democracy کے لیے۔ پریس بہت شدت سے محسوس کر رہا ہے کہ ان کی freedom of movement and freedom of the press اور ان کی individual security جو ہے اس پر بھی حملہ کیا گیا ہے اور اس کو اس طریقے سے کہ جب کراچی میں رینجرز کا واقعہ پیش آیا کہ جس میں ایک نوجوان کو قتل کیا گیا وہاں پر پریس کے دو نوجوان ایک زاہد اور دوسرا عبدالسلام جو کیمرہ مین تھے یہ وہاں پر کسی walk and talk programme میں already موجود تھے اور یہ اتفاق کی بات ہے کہ جس جگہ پر وہ پروگرام کر رہے تھے کسی نے نشاندہی کی کہ یہاں پر دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے تو انہوں نے اس پروگرام کو incidentally اپنی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر ایک تاریخی document وہاں پر بنا لیا جو بعد

ازاں ٹیلی وژن اور سب میڈیا پر چلا۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ جو عبدالسلام اور ان کے جو باقی دوست ہیں ان کو کسی un−known number سے you understand the definition of un−known number وہ کہتے ہیں کہ ان کو life threats آرہی ہیں اور ان کی personal security under threat ہے۔ اس کے ساتھ ان کی جو انتظامیہ ہے اس کو کسی جانب سے فون کیا گیا ہے اور وہاں پر بھی گو کہ افسوس کیا گیا ہے کہ جو کچھ ہوا ہے تو ساتھ یہ کہا گیا ہے کہ آپ کو بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ عبدالسلام کراچی سے اسلام آباد آگئے ہیں اور زاہد بھی یہاں موجود ہیں۔ جمال ترکئی، خروٹ آباد والا واقعہ جنہوں نے record کیا کوئٹہ میں، ان کو بھی اسی قسم کی security threats درپیش ہیں۔ یہ جو press ہے، جو یہاں آپ کے لیے، ہمارے لیے، ملک میں democracy کو strengthen کرنے کے لیے، اپنی جان پر کھیل کر عوام الناس کی ساری activities cover کرتے ہیں، کوئی ایسے steps اور کوئی ایسی protection مانگتے ہیں کہ ان کے ساتھ جو واقعات ماضی میں ہوئے ہیں، ان کو آئندہ روکنے کے لیے کوئی ایسے steps لیے جائیں، کوئی FIR کوئی تحقیقات، کوئی بندوں کا پکڑے جانا، کوئی سامنے لائے جائیں تاکہ پتا لگے کہ کون لوگ ہیں جو پریس کو harass کر رہے ہیں اور کون ہیں جو ان کی democratic movement کو روکنے کے لیے interceptions کر رہے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ ان کو کسی طریقے سے بے نقاب کریں اور روکیں۔ This is they want. They want your intervention and they want the support of this House. جناب چیئرمین! کس چیز پر وہ آپ کی اور House کی intervention اور support چاہتے ہیں؟ یہ کہ آپ گورنمنٹ کے ان تمام اداروں سے بات کریں جو ملک میں امن و امان قائم رکھنے کے ذمہ دار ہیں کہ وہ سب ان کے اس معاملے کو سنجیدگی سے لیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہمیں کوئی نقصان پہنچا تو security forces will be responsible for the attack upon us. یہ ان کا موقف ہے جو میں بیان کرچکا ہوں۔ I hope یہ لوگ سن رہے ہیں، میں نے کوشش کی ہے کہ کوئی چیز نہ رہے اور یہاں پر بیان کردی جائے۔ میرے کہنے پر انہوں نے واک آؤٹ ختم کیا ہے اور اس امید پر House میں پھر آئے ہیں کہ عوام کا یہ نمائندہ House جو سب کا House ہے، House of everybody یہ ان چیزوں پر، جو بھی measures لیے جاسکتے ہیں، اس پر collective wisdom کے ساتھ ان کو feedback کرے گا۔

Thank you very much.

جناب چیئرمین: بخاری صاحب! Interior Minister *Sahib* کب آرہے ہیں؟ جو apprehensions ہیں صحافیوں کی، ان کو مد نظر رکھنا ہے۔ We have got to allay their fears and apprehensions. It is very important. دیکھیں، وہ اپنا ایک job independently کر رہے ہیں، جب تک کہ ان کو ایک protection نہیں ہو گی، جب تک ان کو یہ پتا نہیں ہو گا کہ ان کی جان، ان کی زندگی محفوظ ہے، قانون کے لوگ ان کی حفاظت نہیں کریں گے تو وہ کیسے کام کر سکیں گے اور کیسے یہ ملک آگے چل سکے گا؟ مجھے اب آپ بتائیے پلیز۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: گزارش یہ ہے کہ مجھے ابھی ابھی message آیا ہے کہ Interior Minister is coming to the House.

Mr. Chairman: Let us wait for him, Jahangir Bader *Sahib*.

Senator Mian Raza Rabbani: When is he coming to the House? We are hearing this for such a long time. کل یہ واقعہ ہوا ہے۔ The Interior Minister should be in the House.

جناب چیئرمین: کل تو ہم نے ان کو message نہیں کیا تھا، آج کیا ہے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, he should have been here first time in the morning.

صحافیوں کا الگ مسئلہ ہے۔ جو بندوقیں عوام کی حفاظت کے لیے ہونی چاہییں، وہ غریب بچوں پر تانی جارہی ہیں، Interior Minister ایوان میں آکر جواب نہیں دے رہے، پارلیمنٹ کا پھر فائدہ کیا ہے؟

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: بالکل جناب۔ He is coming to the House اور ان سے جواب لیا جائے گا اور وہ جواب دیں گے پارلیمنٹ میں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! صرف بندوقیں تانی نہیں جارہیں، لوگ مارے جارہے ہیں، House cry کر رہا ہے، باہر احتجاج ہورہا ہے اور Interior Minister غائب ہیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! میری یہ گزارش ہے کہ earlier جب issue raise ہوا، میں نے کہا کہ I will take up this matter personally with the Government of Sindh. ان کی protection اور security کے بارے میں بات کروں گا۔ باقی ان کو threats آرہے ہیں، certainly, I have got no objection if this issue is referred to the Standing Committee on Information and Broadcasting. Parliament should take cognizance of it. باقی ادارے لیتے ہیں تو اگر پارلیمنٹ cognizance لینا چاہتی ہے، آپ refer کردیں Standing Committee کو، let the Parliament take cognizance of this issue.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, we support the journalist community, the whole House I think, I speak on behalf of the whole House

کہ ہم پوری طرح ان کی اس demand کو support کرتے ہیں لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے کہ 12 بج کر 5 منٹ ہوگئے ہیں، آج جمعہ بھی ہے، ابھی تھوڑی دیر تک اذان ہوجائے گی، Interior Minister *sahib* تشریف نہیں لائیں گے، پھر بات Monday تک چلی جائے گی۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! آپ instructions دیں کہ کم از کم immediate protection provide کی جائے ان تمام صحافیوں کو جنہیں threat کیا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں، پہلی بات یہ ہے کہ ان کے نام سامنے آئیں، میرے پاس نام آئیں۔ اگر میں کوئی ruling دوں گا، If I would give a ruling that these are the journalists whose lives are in danger and they should be given immediate protection, I would request that names should come before me immediately. جہانگیر بدر صاحب! آپ نے جو بات کی ہے، اگر آپ صحافی بھائیوں سے بات کرلیں، وہ کون سے صحافی ہیں----

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب! جن صحافیوں کو threats آئی ہیں، ان میں پہلے عبدالسلام سومرو ہیں جو 'آواز' کے کیمرہ مین ہیں۔ دوسرے نمبر پر زاہد کھوکھر ہیں، یہ 'آواز' کے رپورٹر ہیں۔ تیسرے صحافی جمال ترکئی ہیں خروٹ آباد والے، یہ کوئٹہ سے ہیں۔

جناب چیئرمین: اچھا یہ جو دو ہیں، سومرو صاحب اور زاہد کھوکھر، یہ کراچی کے ہیں دونوں؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جی کراچی سے یہاں آئے ہیں۔

جناب چیئرمین: رہتے تو کراچی میں ہیں ناں، so the protection will be in Karachi. اسی طرح یہ جمال ترکئی صاحب! یہ کہاں پر ہیں اور کون سی اخبار میں ہیں۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: یہ کوئٹہ سے ہیں اور وہاں کے ایک مقامی اخبار سے منسلک ہیں۔ یہ تین نام دیے گئے ہیں اور ان کی یہ demand ہے کہ جو لوگ threats دے رہے ہیں، ان کو trace out بھی کیا جائے اور بتایا جائے کہ یہ کون ہیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! میں information یہ دے رہا ہوں کہ آج صبح سپریم کورٹ میں حج کیس سے پہلے، سپریم کورٹ نے کراچی کے اس کیس پر suo motu نوٹس لیا۔ چیف سیکرٹری، سندھ وہاں موجود تھے۔ اس سلسلے میں سپریم کورٹ نے بڑی clear observation دی ہے، ان سارے حضرات کو protection provide کی جائے گی جنہوں نے ایک مجاہدانہ کام کرکے اپنا فرض ادا کیا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی، شکریہ۔ جی بابر صاحب۔

Senator Dr. Zaheer-ud-din Babar Awan: There are issues which are more than one. One is the debate which is likely to come up. Second is the arrival of the relevant Minister to give the briefing. Third is the issue of the journalists. Sir, I think you have ample powers as Chairman of the Senate to pass a ruling directing all concerned in the Sindh Government and those who are concerned and related people regarding the security of the persons and the individuals like journalists and ordinary citizens on this particular issue, because the names have come up and there should be no harm to those journalists, who have done this job. So, I will request the honourable Chair to give a ruling and pass a direction which should be send and conveyed to the relevant

authorities to give protection under Article 9 and to observe due course under Article 10 (A) of the Constitution.

Mr. Chairman: Thank you. Let me pass the ruling now. Ministry of Interior, Home Minister Sindh, Home Minister Balochistan are directed to provide protection to the life and properties of the journalists Mr. Abdul Salam Soomro, Cameraman "Awaz", Mr. Zahid Khokhar, Reporter "Awaz" and Mr. Jamal Tarkai a journalist of Quetta and those people who are issuing threats to them through telephone or otherwise be apprehended and arrested at the earliest and cases in accordance with law be registered against them and the report be submitted to this House before 17th of this month.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! I must complement, آپ کی بڑی اچھی ruling ہے لیکن اگر آپ consider کرلیں after three names if you could consider expending it and to such other people جن کے پاس information ہوتی ہے۔

Mr. Chairman: And other journalists who file complaint with that.

ٹھیک ہے اس میں add کر دیا جائے and other journalists who file complaint before them. میرے خیال میں اب اس مسئلے کو ختم کرکے آگے بڑھیں۔ جی حافظ صاحب۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: جناب چیئرمین! میں ایک انکشاف کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری مہمند ایجنسی کے ایک گاؤں شیخ بابا میں اسی طرح کا ایک واقعہ ہوا ہے اور وہ ادریس صافی صاحب کا علاقہ ہے۔ لوگ ادھر نقل مکانی کرنے کے لیے جمع تھے اور اسی طرح وردیوں میں تین چار لوگ آئے اور وہاں پر پینتیس لوگ جمع تھے ان لوگوں نے پینتیس کے پینتیس لوگوں کو شوٹ کیا اور اس کے بعد وہ پریشان ہوگئے کہ یہ ہم نے کیا کردیا ہے؟ انہوں نے بلڈوزر سے گڑھا کھود کر انہیں اس میں ڈالا اور اوپر مٹی ڈال دی۔ دس بارہ دنوں تک اس بات کا کسی کو پتا نہیں چلا، پھر ہوا یہ کہ وہاں سے گاڑیاں گزر رہی تھیں تو کچھ گاڑیاں وہاں پھنس گئیں تو مٹی میں کھدائی کی گئی تو اس میں سے ایک لاش نکلی، دوسری لاش نکلی اور اس طرح پینتیس لاشیں نکل آئیں۔ جناب والا! یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ اس کے متعلق بھی سوچا

جائے، پینتیس لوگوں کو اس طرح بے دردی سے شوٹ کیا گیا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کی video نہیں ہے لیکن سارا علاقہ اس چیز کا گواہ ہے کہ پینتیس لاشیں ایک کھڈے سے نکالی گئی ہیں۔ اس بارے میں سوچنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: جی پروفیسر ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! آپ نے بہت ہی جرأت مندانہ فرمان جاری کیا ہے، میں اس کی داد دیتا ہوں لیکن جس طرح حافظ رشید احمد صاحب نے بتایا ہے کہ پورے فاٹا اور مالاکنڈ ڈویژن میں یہ معمول ہے، اس طرح کی کارروائیاں ہوتی ہیں۔ Human Rights Commission of Pakistan نے ایک سال پہلے ایک خبر جاری کی تھی کہ ایک ہی گڑھے میں تین سو لاشیں دفنائی گئی ہیں، یہ مہمند ایجنسی میں چند مہینے پہلے کی بات ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں جمعہ کی اذان سنائی دی)

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب! آپ نے جو ابھی فاٹا کی بات کی ہے آپ اور حافظ رشید صاحب اس کی details مجھے دے دیں. then I will look into it.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: میں آپ کا ایک منٹ مزید لوں گا۔ کراچی میں چند ماہ پہلے ولی خان بابر جیو ٹی وی کے صحافی شہید کیے گئے تھے، میں ان کے گھر فاتحہ خوانی کے لیے گیا اور اسی دن Karachi Press Club گیا تو وہاں دوسرے صحافیوں نے یہ کہا کہ کئی اور صحافیوں کو بھی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ انہوں نے یہ بتایا کہ وزیر داخلہ کی طرف سے ان کو کہا جارہا ہے کہ آپ لوگ کراچی چھوڑ دیں۔ اس وقت بھی وزیر داخلہ ایوان میں موجود نہیں ہیں، آپ ان کے بارے میں بھی فرمان جاری کریں، یہ کل کا واقعہ ہے اور وہ ابھی تک یہاں کیوں نہیں آئے؟ کل کے واقعے پر بھی ان کا فوری ردعمل یہ تھا کہ وہ شخص مجرم تھا۔ اگر وزیر داخلہ یہ بات کہہ دے کہ یہ مجرم تھا تو پھر اس کے بعد کسی inquiry کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے اور وزیر داخلہ کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! وہ جب کراچی ائیر پورٹ پر پہنچے تو ٹی وی پر انہوں نے کہا کہ یہ بہت غلط کام ہوا، اس کی inquiry ہوگی لیکن وہ ڈاکو تھا۔ انہوں نے پہلے ہی فیصلہ دے دیا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! آئین میں بنیادی حقوق دیے ہوئے ہیں، ان کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں، وزیر داخلہ ابھی تک تشریف نہیں لائے ہیں، اذان ہو گئی ہے، یا تو he is shy of coming to the بتا دیں کہ honourable Leader of the House آپ House, which you can't take the House for a right Mr. Chairman. مہربانی سے pass strictures against the Minister.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: He has conveyed that he is coming to the House, if he does not turn up in the House, whatever observation comes from the Chair that would be accepted.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman! you should pass strictures.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: I have conveyed him that you are required in the House, there is an issue which is in the House taken up by the Members and you should come to the House.

انہوں نے مجھے کہا کہ سپریم کورٹ نے ان سے *suo moto* پر رپورٹ مانگی ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! اس سے بڑا واقعہ کیا ہو گا، innocent citizens کو مارا جا رہا ہے۔ Is the Interior Minister not being answerable to the Parliament.

جناب چیئرمین: میاں صاحب! ایک منٹ آرام سے سنیں۔۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: جناب چیئرمین! ہمارے ANP کے ساتھی بائیکاٹ پر ہیں اور کراچی میں ہونے والے ایک پہلے واقعے پر بائیکاٹ پر ہیں۔

جناب چیئرمین: جی مجھے علم ہے۔ ایک منٹ، مولانا صاحب! نماز کا وقت ہو گیا ہے، میں ابھی اس مسئلے کو wrap up کرتا ہوں۔ بخاری صاحب! میں نے ابھی جو ruling دی ہے، یہ وزیر داخلہ صاحب کو فوراً بتلا دیجیے، Monday کو جب ایوان کا اجلاس شروع ہو گا، تلاوت اور leave

applications کے بعد I would like to hear him specially, جو بات میں کرنے جا رہا ہوں اس کو ذرا ذہن میں رکھیں، جو میں نے ruling دی ہے with regard to the protection these three learned journalists and the arrest and apprehensions of the culprits اس کے بارے میں انہوں نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، وہ ضرور مجھے اور پورے ایوان کو آکر Monday کو بتلائیں، and without fail, I am adding the word "without fail"۔ شکریہ۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین: آپ کی میں نے بات کر لی ہے۔ ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! آپ نے صحافیوں کے بارے میں تو ruling دی ہے لیکن کراچی کے واقعہ پر بھی وزیر داخلہ کو تیار ہو کر آنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: وہ تو تیار ہو کر آئیں گے۔ یہ کافی ہو گیا ہے۔

Senator Mian Raza Rabbani: No, sir, you should pass strictures. He has been stinging the House along by saying "I am coming, I am coming and he has not come". You should pass strictures against him.

جناب چیئرمین: حاجی غلام علی صاحب۔

سینیٹر حاجی غلام علی: جناب چیئرمین! ان اداروں کی، اس حکومت کی اور اس ایوان کی یہ بہت بڑی کمزوری ہے کہ footage یا video سامنے نظر آئے تو پھر ہم بحث کریں گے، لیکن ہم کہاں سے عبدالسلام اور زاہد پیدا کریں گے کہ وہ ہر ظلم کا footage لیں، video بنائیں اور پھر اس ایوان میں بحث ہو۔ جناب چیئرمین! خیبر پختونخوا میں ہمارے sitting MPA عتیق الرحمان کے بھائی جو کہ B.A کا student تھا کو پولیس نے 7:00 بجے گولی ماری۔ اس کے بارے میں کمیٹیاں بنیں۔ اس کو سزا اگر دی جاتی تو یہ نہیں ہوتا۔ پشاور میں یونیورسٹی روڈ پر گورا قبرستان کے نزدیک ناکے لگے ہیں۔ آج سے تین چار مہینے پہلے ایک لڑکے کی تین دن بعد شادی تھی اور وہ کپڑے لینے گیا تھا، یہ موٹر سائیکل پر ایک ساتھی کے ساتھ واپس آرہے تھے، رینجر نے گولی چلائی اور دونوں کو قتل کر دیا۔ وہاں

عبدالسلام اورزاہد تو نہیں تھے کہ footage بناتے۔ اس طرح قانون پاس کرو، افراد کے لئے نہیں پورے ملک کے لئے کہ اگر کوئی ایسا ظلم کرے تو اس کے گلے میں پھندا پڑ جائے۔ ہم کہاں کہاں عبدالسلام کو ڈھونڈیں گے کہ وہ جا کر اس طرح کے footage بنا لے اور footage بنانے پر ایکشن لینا اچھی حکمرانی نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین صاحب! اس ملک میں قانون کی حکمرانی نہیں ہے۔ میرا یہ مطالبہ ہے کہ رینجرز کے ان سپاہیوں کو کچھ مت کہیں۔ ان کو چھوڑ دیں وہ ظلم اور بربریت کرتے رہیں۔ خدا! کے لئے Rangers کے DG کو حوالات میں بند کریں اور اس کے خلاف کارروائی کریں-----

(اس موقع پر اراکین نے ڈیسک بجائے)

تاکہ آج کے بعد یہ لوگ Air Conditioned کمروں میں نہ بیٹھیں اور یہ گھومتے رہیں اور ان لوگوں کو جو دھوپ میں کھڑے ہوتے ہیں ان کو کچھ سکھائیں کہ آپ نے عوام کے ساتھ کس طرح پیش آنا ہے۔ آپ ان غریبوں کو پکڑتے ہیں جو آفیسر ہیں ان کو نہیں پکڑتے۔ Air Conditioners میں جو افسران بیٹھے ہوئے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ دھوپ میں کھڑے ہونے والے سپاہیوں کو کچھ پڑھائیں۔ یہ افسران باہر نکل جائیں اور ان چیک پوسٹوں کا visit کریں۔ یہ افسران صرف بیٹھنے کے لئے نہیں ہیں۔ ہمارے ساتھ بھی بد تمیزی ہوتی ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ سپاہی دھوپ میں کھڑے ہیں اس کی خیر ہے، اچھے لہجے میں سنو۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ آفیسرز کو سزا دو اور قانون اس طرح بنا دو کہ وہ جو T.V footage پر چل رہی ہے خدا کی قسم کہ وہ یزید اور چنگیز خان کے دور سے بھی زیادہ ظلم ہے۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! بہت بہت شکریہ۔ بس time ختم ہو گیا ہے۔ ڈار صاحب! میں آپ، راجہ صاحب، سواتی صاحب، مولانا غفور حیدری صاحب اور نیئر بخاری صاحب سے request کروں گا کہ اگر آپ ڈیڑھ بجے میرے چیمبر میں آجائیں یا دو بجے آجائیں۔

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری: جناب چیئرمین! ڈیڑھ بجے ججز کمیٹی کی میٹنگ ہے۔

جناب چیئرمین: مجھے صرف دس منٹ دے دیجیے۔ 1:15 بجے پھر آجائیں۔ نماز ایک بجے تک ختم ہو جائے گی۔ نماز کے فوراً بعد۔

سینیٹر عباس خان: جناب چیئرمین! مجھے دو منٹ کی اجازت دیں۔

جناب چیئرمین: ارے بھئی! نماز کا وقت ہے۔ چلیں آپ لے لیں دو منٹ۔

سینیٹر عباس خان: جناب چیئرمین! یہ جو کراچی کا واقعہ ہوا ہے یہ ظلم ہوا ہے ہم مانتے ہیں۔ اس طرح اور بھی بہت ظلم ہوتے ہیں وہ بھی ہم مانتے ہیں لیکن یہ جو آج کل فاٹا اور KPK میں ظلم ہو رہا ہے اور جہاں ہماری فورسز لڑ رہی ہیں ایک واقعے کو ملا کر ہم اپنی فورسز کو تباہ و بربادی کا نام دیں اور کچھ لوگ اس کو ایک issue بنا دیں۔ یہ بھی سراسر غلط ہے۔ واقعات ہوتے ہیں، حالات خراب ہیں اور ملک میں ایک تباہی ہے۔ خودکش حملوں سے ہمارے لوگ روزانہ مر رہے ہیں اور ہم ایک یا دو واقعات پر ایک ادارے کو بدنام کریں۔ یہ سراسر غلط اور ناجائز ہے۔ ہر جگہ پر برے اور اچھے لوگ موجود ہیں۔ اگر ایک آدمی سے ایک برائی ہوتی ہے تو وہ ہم پورے ادارے پر ڈال دیں تو یہ غلط ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی مشاہد اللہ صاحب۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: یہ کراچی کے واقعے پر میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ رحمٰن ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ لڑکا جو قتل کر دیا گیا ہے ڈاکو تھا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہیں صرف یہ بات سمجھا دی جائے کہ جب تک کوئی court of law میں guilty prove نہ ہو اس وقت تک وہ مجرم نہیں ہوتا۔

Mr. Chairman: He is presumed to be innocent.

سینیٹر مشاہد اللہ خان: اس کو ایک شہری کے ناتے پورے حقوق حاصل ہوتے ہیں بلکہ وہ سینیٹر بھی بن سکتا ہے اور وزیر داخلہ بھی بن سکتا ہے چاہے کتنا ہی بڑا ڈاکو ہو اگر prove نہ ہو تو اسے اس طرح نہیں کہنا چاہیے۔

Mr. Chairman: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Monday, the 13th June, 2011 at 4:30 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 13th June, 2011 at 4:30 p.m.]